ان دھماکوں میں 250 افراد ہلاک ہوئے جبکہ زخمی ہونے والوں کی تعداد ان سے تین گنا تھی تمام غیر ملکی اپنی سلامتی کے بارے متفکر ہیں۔

سوال: عیسائیت کے بارے میں افغانیوں کا نقطہ نظر کیا ہے؟

جواب: جہاں تک کیمپوں کا تعلق ہے ابتدائی تین برسوں 1981ء، 1982ء اور 1983ء میں انجیل کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس طرح بہت سے لوگوں کو بائیبل کے مطالعے کا موقع ملا۔ پناہ گزین بھی اچھی طرح منظم نہ ہوئے تھے۔ انہیں دنوں ان میں سیاسی ڈھانچے کی تعمیر کا آغاز ہوا تھا اور اب ان (مجاہدین) کی سیاسی جماعتیں بہت زیادہ منظم ہو چکی ہیں۔ ان میں لٹریچر کی تقسیم کم از کم اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ یہ نہیں کہ خطرناک لمحات اس سے پہلے موجود نہ تھے لیکن کیمپ اب اسلحہ کے گڑھ بن چکے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ کیمپوں میں بائیبل کی تعلیمات کا پرچار بالکل گھٹ کر رہ گیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہم عیسائیوں کو دعا کرنی چاہیے کہ عالمی کمیونزم کے زوال کے ساتھ ہی راستہ کھل جائے۔ اگر آپ ایک کٹر کمیونسٹ ہیں تو آپ کے پاؤں تلے سے زمین نکل چکی ہے۔ اور اگر آپ ایک افغان ہیں لیکن جنونی مسلمان نہیں ہیں تو آپ کس طرف کا رخ کریں گے؟ چاہے تاہم اگر جنونی مسلمان ہی اقتدار میں آجائیں تب بھی ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اس میں سے کوئی راستہ خود نکالے۔ ہمیں یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ پاکستان میں سیاسی کشیدگی کے باوجود چند تعلیم یافتہ افغان مقدس انجیل میں پیش کردہ محبت کی وجہ سے عیسائی بن گئے۔ اس طرح آیت اللہ خمینی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے بہت سے ایرانی اسلام سے مایوس ہو کر عیسائیت اختیار کر چکے ہیں۔

بنگلہ دیش: راجشاہی کے نئے کیتھولک ڈپسی حلقے کا قیام

راجشاہی کے نئے ڈپسی حلقے کے علاقے میں دیناج پور کے تین بلدیاتی علاقے راجشاہی، پبنہ اور بوگرا (پنچم بی بی کے اپوضلع کا پولیس سٹیشن نکال کر) شامل ہیں۔ اس کی سرحدیں شمال میں دیناج پور مشرق میں میمن سنگھ جنوب میں کھلنا کے ڈپسی حلقوں اور مغرب میں بھارت کے ساتھ ملتی ہیں۔

اس نئے بشپی حلقے کا رقبہ 18063 کلومیٹر ہے جبکہ آبادی ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ 23 ہزار کیتھولکوں میں 11 ہزار بنگالی ہیں اور باقی قبائلی بنگالیوں میں کیتھولکوں کا تعلق سترھویں اور اٹھارویں صدی میں پرتگیزی مشنریوں کے زمانے سے ہے۔ جبکہ قبائلی کیتھولکوں کی اس وقت چوتھی نسل چل رہی ہے۔

نوجوانوں میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو پادریوں کی سی یا مذہبی طرزِ زندگی اپنانے کے لیے تیار نظر آتے ہیں۔ کیتھولک برادری 8 کلیسائی حلقوں اور 6 مشنوں میں تقسیم ہیں حلقے میں مذہبی سرگرمیوں کے لیے 28 پادری، 58 ننس، 48 مقامی خواتین اور 10 غیر ملکی مشنری) 7 بڑی پادریوں کی درسگاہیں اور 16 دینیاتی سکول شامل ہیں۔

(رپورٹ۔ انٹرنیشنل فائنڈر سروس)

یورپ / امریکہ

عیسائی اخوت کو اسلام کے خصوصی چیلنج کا سامنا ہے

یورپین چرچوں کی کانفرنس کے زیر اہتمام ایک اجلاس (23 سے 25 اپریل تک) جینوا میں منعقد ہوا۔ جس میں یورپ کی نئی صورت حال اور اس میں چرچ کے کردار کے بارے میں غور و خوص کرنے کے لیے یورپ کے تقریباً تمام ملکوں سے چرچ رہنماؤں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں پیش کردہ ایک مقالہ اکومینیکل پریس سروس نے جاری کیا ہے جس کے اقتباسات ہم یہاں درج کر رہے ہیں۔

عالمگیر عیسائی اتحاد (اکومینیکل) میں مثبت ترقی و ترویج کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ لوگوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد (خصوصاً نوجوان طبقے) کے لیے چرچ کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی اور وہ اسے چھوڑ رہے ہیں۔ سابقہ مشرقی بلاک کے ملکوں میں صورتِ حال قدرے مختلف نظر آتی ہے۔ یہاں کے چرچوں کو ایک یقینی احترام حاصل ہے۔ اس کی وجہ ان کا جمہوریت کے عمل میں وہ کردار ہے جس کی بنا پر وہ سماجی طور پر نہ صرف دوبارہ قابلِ قبول بن گئے بلکہ کسی حد تک سماجی اداروں کے مرکزی شعبوں کا ایک حصہ بھی۔ ان ملکوں میں اس موضوع پر بھی بحث جاری ہے کہ یہاں کے نظاموں کو عیسائی اخلاقی بنیادوں اور عیسائی ثقافت کے اصولوں پر استوار کیا جائے۔